نور والا آیا ہے

شیخ طریقت امیر اہلسنت بانی دعوت اسلامی حضرت علامہ مولانا ابو بلال

محمد الیاس عطار قادری رضوی دامت برکاتہم العالیہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ ط بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ط

تِلاوت کی نیّتیں : قاری صاحب اِس طرح نیت کریں اور کروائیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم :**نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.** یعنی ''مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اچھی نیت نہ ہو تو عمل کا ثواب نہیں ملتا اِس لئے میں نیت کرتا ہوں کہ حُصُولِ ثواب کیلئے اللّٰہ ورسول عزَّوَجَلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتے ہوئے تلاوت کروں گا۔ آپ سبھی تلاوتِ قراٰنِ کریم کی تعظیم کی نیت سے جب تک ہو سکے نگاہیں نیچی کئے دوزانو بیٹھئے اور مزید یہ بھی نیت کیجئے کہ رِضائے الٰہی کیلئے حکمِ قراٰنی پر عمل کرتے ہوئے کان لگا کر خوب توجُّہ کے ساتھ اور اپنے اختیار میں ہوا اور دل میں اخلاص پایا تو حکمِ حدیث پر عمل کرتے ہوئے اشکباری کرتے ہوئے تلاوت سنوں گا۔

صَلُّوْ ا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

مُناجات کی نِیّتیں: مُناجات کو اِس طرح نیت کریں اور کروائیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

فرمانِ مصطفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ.**

یعنی ''مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!**

اچھی نیت نہ ہو تو عمل کا ثواب نہیں ملتا اِس لئے میں نیت کرتا ہوں، اللّٰہ ورسول عزَّوَجلَّ وَصلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم کی اطاعت کرتے ہوئے، حُصولِ ثواب کیلئے قاضِیُّ الْحاجات عزَّوَجلَّ کی بارگاہ میں مُناجات یعنی دُعا کروں گا، آپ بھی نیت کیجئے کہ میں رِضائے الٰہی کیلئے آدابِ دُعا بجا لاتے ہوئے جہاں تک ہوسکا نیچی نگاہیں کئے دوزانو بیٹھ کر اور اگر دل میں خلوص پایا تو روتے ہوئے یا اِخلاص کے ساتھ رونے والوں سے مُشابَہَت کی نیّت سے رونے جیسی صورت بنا کر یکسوئی کے ساتھ دُعا میں شریک رہوں گا اور ہر دُعائیہ شِعر کے ختم پر 'امین کہوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

نعت شریف کی نیّتیں: نعت خواں اس طرح نیت کریں اور کروائیں:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ط وَ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ علٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْن ط

فرمانِ مصطَفٰے صلَّی اللّٰہ تعالٰی علیہ واٰلہٖ وسلَّم: **نِیَّۃُ الْمُؤمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ .**

یعنی ''مسلمان کی نیت اُس کے عمل سے بہتر ہے۔'' **میٹھے میٹھے اسلامی بھائیو!** اچھی نیت نہ ہوتو عمل کا ثواب نہیں ملتا اِس لئے میں نیت کرتا ہوں، **اللّٰہ** عزَّوَجلَّ کی رِضا پانے اور ثواب کمانے کیلئے نعت شریف پڑھوں گا، آپ بھی نیت کیجئے کہ حُصُولِ ثواب کی خاطر جتنا ہوسکا تعظیمِ مصطَفٰے کیلئے نگاہیں نیچی کئے دوزانو بیٹھ کر، گنبدِ خضرا کا تصور باندھ کر نہایت توجُّہ کے ساتھ اپنے بس میں ہوا اور دل میں خلوص پایا تو عشقِ رسول میں ڈوب کر روتے ہوئے یا اِخلاص کے ساتھ رونے والوں سے مُشابہَت کی نیت سے رونے جیسی صورت بنائے نعت شریف سنوں گا۔

صَلُّوْا عَلَی الْحَبِیْب ! صلَّی اللّٰہُ تعالٰی عَلٰی محمَّد

فہرس

مجھے بخش دے بے سبب یا الٰھی

(یہ کلام ۷ ربیع الغوث ۱۴۳۲ ھ کو موزوں کیا)

مجھے بخش دے بے سبب یا الٰہی — نہ کرنا کبھی بھی غضب یا الٰہی

گناہوں نے ہائے! کہیں کا نہ چھوڑا — میں کب تک پھروں خوار اب یا الٰہی

پئے شاہِ بطحا مِری چھوٹ جائیں — بُری عادتیں سب کی سب یا الٰہی

بڑا حج پہ آنے کو جی چاہتا ہے — بُلاوا اب آئیگا کب یا الٰہی

میں مکّے میں آؤں مدینے میں آؤں — بنا کوئی ایسا سبب یا الٰہی

میں دیکھوں مدینے کا گلشن دکھا دے — تُو دَشت[1] و جِبالِ[2] عَرَب یا الٰہی

کرم ایسا کر دے مدینے میں آ کر — گزاروں میں پھر روز و شب یا الٰہی

دکھا دے بہارِ مدینہ دکھا دے — پئے تاجدارِ عرب یا الٰہی

سلیقہ شِعاری[3] کا میں ہوں بھکاری — مٹے خُوئے شَور و شَغَب[4] یا الٰہی

ملے بیقراری کروں آہ وزاری — ترے خوف سے پیارے رب یا الٰہی

مـــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] میدان۔جنگل [2] جبل کی جمع۔ پہاڑ۔ [3] تمیزداری۔ [4] شوروغل۔

کروں عالموں کی کبھی بھی نہ توہین　　بنا دے مجھے با ادب یا الٰہی
حُسین ابنِ حیدر کے صدقے میں مولیٰ　　ٹلیں آفتیں میری سب یا الٰہی
زمانے کی فکروں سے آزاد کر دے　　مٹا غم عطا کر طَرَب[۱] یا الٰہی
جو مانگا وہ دے مجھ کو وہ بھی عطا کر　　نہیں کر سکا جو طَلَب یا الٰہی
مسلماں مسلمان کے خوں کا پیاسا　　ہوا وقت آیا عجب یا الٰہی
سبھی ایک ہو جائیں ایمان والے　　پئے شاہِ عالی نَسَب یا الٰہی
کبھی تو مجھے خواب میں میرے مولیٰ　　ہو دیدارِ ماہِ عَرَب یا الٰہی
خدایا بُرے خاتمے سے بچا لے　　گنہگار ہے جاں بَلَب[۲] یا الٰہی
نظر میں محمد کے جلوے بسے ہوں　　چلوں اِس جہاں سے میں جب یا الٰہی
پسِ مَرگ[۳] ہو روزِ روشن کی مانند　　مِری قبر کی تِیرہ شب[۴] یا الٰہی

گناہوں سے عطّار کو دے مُعافی
کرم بہرِ شاہِ عَرَب یا الٰہی

مـــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

۱ خوشی۔ ۲ مرنے کے قریب۔ ۳ مرنے کے بعد۔ ۴ اندھیری رات۔

﴿۱﴾ میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(۱۶ محرم الحرم ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق12-12-2011)

لاج رکھ میرے دستِ دُعا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
اپنی رَحمت کی اپنی عطا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
تیری یاد دل میں ہر دم بسی ہو ذِکر لب پر ترا ہر گھڑی ہو
مستی و بے خودی اور فنا[۱] کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
کرنا رَحمت خدا مجھ پہ اپنی رکھ عنایت سدا مجھ پہ اپنی
دائمی[۲] اور حتمی[۳] رِضا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
ہو کرم بہرِ مرشِد خُدایا نفس نے لذّتوں میں پھنسایا
دل سے چاہت مِٹا ماسِوا[۴] کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
اَز پئے غوثِ اعظم ولایت اپنی رَحمت سے فرما عنایت
اپنی، اپنے نبی کی وِلا کی میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

مدینہ

۱ فَنافِی اللّٰہ ۲ ہمیشہ کیلئے ۳ مُستقل ۴ خاص اصطلاح کے اعتبار سے ہر وہ چیز جو خدا سے دور لیجانے والی ہے اُسے ماسوا کہتے ہیں۔

حال عاصی کا بے حد بُرا ہے　　تیری رَحمت کا بس آسرا ہے

عَفْوِ جُرم و قُصُور و خطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

میں گناہوں میں لتھڑا ہوا ہوں　　بد سے بدتر ہوں بگڑا ہوا ہوں

عَفْوِ جُرم و قُصُور و خطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

ہے یہ تسلیم سب سے بُرا ہوں　　میں سُدھرنا خدا چاہتا ہوں

عَفْوِ جُرم و قُصُور و خطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

ہو کرم بہرِ شاہِ مدینہ　　کر کے توبہ پھروں میں کبھی نہ

عَفْوِ جُرم و قُصُور و خطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

بات عِصیاں سے میں نے بگاڑی　　دل کی ہاتھوں سے بستی اُجاڑی

لُطف و رَحمت کی عَفْو[1] و عطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

[1] مُعافی

تیرے ڈر سے سدا تھرتھراؤں　　خوف سے تیرے آنسو بہاؤں
کیف ایسا دے، ایسی ادا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

مکرِ شیطان سے تو بچانا　　ساتھ ایماں کے مجھ کو اٹھانا
نَزْع میں دیدِ بدرُ الدُّجےٰ کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

پھر عرب کی حسیں وادیاں ہوں　　کاش! مکّے کی شادابیاں ہوں
مجھ کو دیدارِ ثور و حِرا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

دیدے پردہ بہو بیٹیوں کو　　ماؤں بہنوں سبھی عورتوں کو
ہم سبھی کو حقیقی حیا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

اب تک اولاد سے جو ہیں محروم　　اُن کی بھر گود اے ربِ قَیُّوم
سب کو رحمت کی اپنی عطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

جگمگاتی رہے قبرِ عطّار　　ربِّ حنّان و منّان و غفّار!
تا ابد فَضْل و رَحْم و عطا کی　　میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

﴿۲﴾ میرے مولیٰ تُو خیرات دیدے

(۱٦ محرم الحرم ۱۴۳۳ھ۔بمطابق 12-12-2011)

یا الٰہی! دُعا ہے گدا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
جلوۂ سرورِ انبیا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
سبز گنبد کی مہکی فضا کی ۔۔۔ دیدِ دربارِ خیرالوریٰ کی
باغِ طیبہ کی ٹھنڈی ہوا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
بھیک دے الفتِ مصطَفٰے کی ۔۔۔ سب صَحابہ کی آلِ عَبا[1] کی
غوث و خواجہ کی احمد رضا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
کوئی حج کا سبب اب بنا دے ۔۔۔ مجھ کو کعبے کا جلوہ دکھادے
دیدِ عَرَفات و دیدِ مِنیٰ کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
دے مدینے کی مجھ کو گدائی ۔۔۔ ہو عطا دو جہاں کی بھلائی
ہے صدا عاجِز و بے نَوا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
حاضِری کی جسے بھی تڑپ ہے ۔۔۔ سبز گنبد کا دیدار کر لے
اُس کو طیبہ کی مہکی فَضا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
عازمِ راہِ بغداد کر دے ۔۔۔ جلوۂ غوث سے شاد کر دے
مجھ کو دیدارِ کرب و بلا کی ۔۔۔ میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
ہر دم ابلیس پیچھے لگا ہے ۔۔۔ حفظِ ایمان کی التجا ہے

[1] سیِّدُ نا علی، سیّدتنا بی بی فاطمہ، سیِّدُ نا امام حسن اور سیِّدُ نا امام حسین علیہم الرِّضوان کو ''آلِ عَبا'' کہتے ہیں۔

بہرِ غوث اَمنِ روزِ جزا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
مغفرت کر بروزِ قِیامت — تُو کرم کر عطا کر عنایت
خُلد میں قُربِ خیرالورٰی کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
بارہ مہ کے مسافر بنے ہیں — یا جو ''وقفِ[1] مدینہ'' ہوئے ہیں
اُن کو عشقِ شہِ دو سَرا — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
وہ بچارے کہ بیمار ہیں جو — جِنّ و جادو سے بیزار ہیں جو
اپنی رحمت سے اُن کو شِفا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
وہ کہ آفات میں مبتَلا ہیں — جو گرفتارِ رنج و بلا ہیں
فضل سے اُن کو صبر و رِضا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
لا دوا کہہ چکے سب طبیب اب — دم لبوں پر ہے ربِّ مُجیب اب
جلوۂ شاہِ ارض وسَما کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
قبر تیرے کرم سے بنے گی — باغ، رَحمت کی چادر تنے گی
روزِ محشر بھی لطف و عطا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے
روح، عطّار کی جب جدا ہو — سامنے جلوۂ مصطفٰے ہو
اُنکے قدموں میں اِس کو قضا کی — میرے مولیٰ تو خیرات دیدے

مدینہ

[1] ایسے بے شمار عاشقِ رسول ہیں جنہوں نے دین کے مَدَنی کاموں کی خاطر اپنے آپ کو عمر بھر کیلئے دعوتِ اسلامی کے مَدَنی مرکز کے حوالے کر دیا ہے۔ ایسے خوش نصیبوں کو دعوتِ اسلامی کی اِصطلاح میں ''وقفِ مدینہ'' کہتے ہیں۔

نور والا آیا ھے ھاں نور لیکر آیا ھے

(یہ کلامِ نور ۱۹ ربیع النور ۱۴۳۲ کو موزوں کیا)

نور والا آیا ہے ہاں نور لیکر آیا ہے[1]
سارے عالم میں یہ دیکھو کیسا نور چھایا ہے

چار جانب روشنی ہے سب سماں ہے نور نور
حق نے پیدا آج اپنے پیارے کو فرمایا ہے

آؤ آؤ نور کی خیرات لینے کو چلیں
نور والا آمِنہ بی بی کے گھر میں آیا ہے

اس طرف بھی اُس طرف بھی ہر طرف ہی نور ہے
آ گیا ہے نور والا، نور والا آیا ہے

ہو رہی ہیں چار جانب بارشیں انوار کی
چھا گئی نکہت گُلوں پر ہر شَجَر اِٹھلایا ہے

[1] کسی نامعلوم شاعر کا ہے۔

ذرّہ ذرّہ جگمگایا ہر طرف آیا نکھار

گویا ساری ہی فضا کو نور میں نَہلایا ہے

نور والے کے رُخِ روشن کی بھی کیا بات ہے

چہرۂ انور کے آگے چاند بھی شرمایا ہے

چھت پہ کعبے کی اُتر کر حکمِ ربِّ پاک سے

حضرتِ جبریل نے جھنڈا وہاں لہرایا ہے

چار سُو چھائی ہوئی تھیں کُفْر کی تاریکیاں

تم نے آ کر نور سے سَنْسار کو چمکایا ہے

چاند کی جوں ہی ربیعُ النّور کے آئی خبر

اہلِ ایماں جھوم اُٹھے شیطاں کو غصّہ آیا ہے

جب اندھیرے گھر میں آئے نور سے گھر بھر گیا

گمشدہ سُوئی کو بی بی عائشہ نے پایا ہے

اے خدائے دو جہاں تیرا بڑا اِحسان ہے
تو نے پیدا اُن کی اُمّت میں ہمیں فرمایا ہے

نور والے ہم گنہگاروں کے گھر بھی روشنی
آ کے کر دو، نور تم نے ہر جگہ پھیلایا ہے

اپنا جانا اور ہے اُن کا بُلانا اور ہے
خوش نصیبی اُن کی جن کو شاہ نے بُلوایا ہے

مجھ کو ڈھارس ہے غلامِ سیِّدِ اَبرار ہوں
ماسِوا پلّے میں میرے کچھ نہیں سرمایہ ہے

نور والے! اب خدارا مسکراتے آیئے
روشنی ہو قبر میں ہائے! اندھیرا چھایا ہے

سن لے شیطاں تُو دبا سکتا نہیں عطّار کو
دو جہاں میں اِس پہ میٹھے مصطفٰے کا سایہ ہے

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ

(۲۹ محرم الحرام ۱۴۳۳ھ۔ بمطابق 25-12-2011)

یہ عرض گنہگار کی ہے شاہِ زمانہ
جب آخری وَقت آئے مجھے بھول نہ جانا

سکرات کی جب سختیاں سرکار ہوں طاری
حَسَنَین کا صدقہ سرِ بالیں ضَرور آنا

ڈر لگتا ہے ایماں کہیں ہو جائے نہ برباد
سرکار بُرے خاتمے سے مجھ کو بچانا

جب روح مِرے تن سے نکلنے کی گھڑی ہو
شیطانِ لعیں سے مِرا ایمان بچانا

جب دم ہو لبوں پر اے شَہَنشاہِ مدینہ
تم جلوہ دکھانا مجھے کلمہ بھی پڑھانا

آقا مِرا جس وَقت کہ دم ٹوٹ رہا ہو
اُس وَقت مجھے چہرۂ پُرنور دِکھانا

سرکار! مجھے نَزع میں مت چھوڑنا تنہا
تم آکے مجھے سورۂ یاسین سنانا
جب گورِ غریباں کو چلے میرا جنازہ
رَحمت کی رِدا اس پہ خدارا تم اُڑھانا
جب قبر میں اَحباب چلیں مجھ کو لِٹا کر
اے پیارے نبی گور کی وَحشت سے بچانا
طے خیر سے تدفین کے ہوں سارے مَراحِل
ہو قبر کا بھی لطف سے آسان دَبانا
جس وَقت نکیرین کریں آکے سُوالات
سرکار! تم آ کر کے جوابات سکھانا
سُن رکھا ہے ہوتا ہے بڑا سخت اندھیرا
تُربت میں مِری نُور کا فانوس جلانا
جب قبر کی تنہائی میں گھبرائے مِرا دل
دینے کو دِلاسہ شہِ والا ضَرور آنا

جب روزِ قیامت ہو شہا میل پہ سُورج
کوثر کا چھلکتا مجھے اِک جام پلانا

ہو عرصۂ محشر میں مِرا چاک نہ پردہ
لِـلّٰـہ مجھے دامنِ رَحمت میں چُھپانا

مَحشر میں حساب آہ! میں دے ہی نہ سکوں گا
رَحمت نہ ہوئی ہوگا جہنّم میں ٹھکانا

فرمائیں گے جس وَقت غلاموں کی شفاعت
میں بھی ہوں غلام آپ کا مجھ کو نہ بُھلانا

فرما کے شَفاعت مِری اے شافِعِ محشر!
دوزخ سے بچا کر مجھے جنت میں بسانا

یا شاہِ مدینہ! مہِ رَمَضان کا صَدقہ
جنت میں پڑوسی مجھے تم اپنا بنانا

اللہ کی رَحمت سے یہ مایوس نہیں ہے
ہو جائیگا عطّار کی بخشش کا بہانہ

جو نبی کا غلام ہوتا ہے

(٢٩ ربیع الغوث ١٤٣٢ ھ۔ بمطابق 4-4-2011)

جو نبی کا غلام ہوتا ہے		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو کہ خوفِ خدا سے روتا ہے		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو غمِ مصطفٰے میں روتا ہے		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو بُرے خاتمے سے ڈرتا ہے		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو دے نیکی کی دعوت اے بھائی		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو بھی اپنائے ''مَدَنی اِنعامات''		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو بھی ہے ''قافِلوں[1]'' کا شَیدائی		قابلِ احترام ہوتا ہے
جو بھی رہتا ہے ''مَدَنی حُلیے'' میں		قابلِ احترام ہوتا ہے
سنّتیں اُن کی جو بھی اپنائے		حشْر میں شاد کام ہوتا ہے
درسِ فیضانِ سنّت اے بھائی		گھر میں دینے سے کام ہوتا ہے
بِھیڑ میں جیسے حَجرِ اَسْوَد کا		دُور سے اِستِلام ہوتا ہے
یوں ہی عُشّاق کا وطن رہ کر		دُور سے بھی سلام ہوتا ہے
ہائے دُوری کو ہو گیا عرصہ		کب یہ حاضِر غلام ہوتا ہے

مدینہ

[1] یعنی دعوتِ اسلامی کے سنتوں کی تربیت کے مَدَنی قافِلے۔

کب مدینے میں حاضِری ہوگی — جانے کب میرا کام ہوتا ہے
یا نبی یہ غلام کب حاضِر — بہرِ عرضِ سلام ہوتا ہے
جو مدینے کے غم میں روئے وہ — حشْر میں شاد کام ہوتا ہے
جو دُرُود و سلام پڑھتے ہیں — اُن پہ رب کا سلام ہوتا ہے
کیا دبے دُشمنوں سے وہ حامی — جس کا خیرُ الانام ہوتا ہے
اُس کی دُنیا میں آزمائش ہے — جو یہاں نیک نام ہوتا ہے
جو ہو **اللہ** کا ولی اُس کا — فیض دنیا میں عام ہوتا ہے
جی لگانے کی جا نہیں دنیا — کس کو حاصِل دَوام ہوتا ہے
دارِفانی میں خوش رہے کیسے! — جس کا مُردوں میں نام ہوتا ہے
موت ایماں پہ آتی ہے جس پر — فضلِ ربُّ الانام ہوتا ہے
قبر روشن اُسی کی ہو جس پر — فضلِ ربُّ الانام ہوتا ہے
بے حساب بخشِش اُس کی ہو جس پر — فضلِ ربُّ الانام ہوتا ہے
بختور ہے مدینے میں جس کی — عُمر کا اختتام ہوتا ہے
جس سے وہ خوش ہوں حشر میں حاصل — اُس کو کوثر کا جام ہوتا ہے

دیکھو عطّار کب مِرا طیبہ
جانے والوں میں نام ہوتا ہے

یا علیَّ المرتَضیٰ مولیٰ علی مشکلکُشا

(یہ کلام ۸ ربیع الغوث ۱۴۳۲ ھ کو موزوں کیا)

یا علیَّ اَلْمرتَضیٰ مولیٰ علی مشکلکُشا
آپ ہیں شیرِ خدا مولیٰ علی مشکلکُشا

صاحِبِ لُطف و عطا مولیٰ علی مشکلکُشا
ہیں شہیدِ با وفا مولیٰ علی مشکلکُشا

علم کا میں شہر ہوں دروازہ اِس کا ہیں علی
ہے یہ قولِ مصطَفٰے [1] مولیٰ علی مشکلکُشا

جس کسی کا میں ہوں مولیٰ اُس کے مولیٰ ہیں علی
ہے یہ قولِ مصطَفٰے [2] مولیٰ علی مشکلکُشا

پیکرِ خوفِ خدا اے عاشقِ خیرُ الورٰی
تم سے راضی کبریا مولیٰ علی مشکلکُشا

مدینه

[1] اَنَا مدِینَۃُ الْعِلْمِ وعَلِیٌّ بَابُھا۔ یعنی میں علم کا شہر ہوں اور علی اُس کا دروازہ ہیں۔ (اَلْمُعْجَمُ الْکبیر ج ۱۱ ص ۵۵ حدیث ۱۱۰۶۱) [2] مَنْ کُنْتُ مَوْلَاہُ فَعَلِیٌّ مَوْلَاہُ۔ یعنی جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اُس کے مولیٰ ہیں۔ (تِرمِذی ج ۵ ص ۳۹۸ حدیث ۳۷۳۳)

بعدِ خُلَفائے ثَلاثہ سب صَحابہ سے بڑا

آپ کو رُتبہ ملا مولیٰ علی مشکلکُشا

قَلْعہٴ خیبر کا دروازہ اُکھاڑا آپ نے

مرحبا! صد مرحبا! مولیٰ علی مشکلکُشا

پیکرِ جُودو سخا تُو میں ترِا ادنیٰ گدا

تو کریم میں بے نوا[۱] مولیٰ علی مشکلکُشا

شَبَّر و شَبّیر کے والد ہوتم ماں فاطمہ

سیِّد و سردارِ ما[۲] مولیٰ علی مشکلکُشا

میں گناہوں کا مریض اور آپ ہیں میرے طبیب

دیجئے مجھ کو شِفا مولیٰ علی مشکلکُشا

جان کو خطرہ ہے میری دشمنوں سے ہر گھڑی

المدد شیرِ خدا مولیٰ علی مشکلکُشا

مـــــــــــــــــــــــــــــدینه

۱ بے سروسامان۔فقیر۔ ۲ ہمارے سردار

حیدرِ[۱] کرّار[۲]! لے کے آؤ تیغِ ذُوالفقار
زورِ دشمن بڑھ چلا مولیٰ علی مشکلکُشا

مغفِرت کروائیے جنت میں لے کے جائیے
واسِطہ حَسَنَین کا مولیٰ علی مشکلکُشا

دل سے دنیا کی مَحبّت دُور کر کے یا علی!
دیدو عشقِ مصطَفٰے مولیٰ علی مشکلکُشا

یا علی! بہرِ نبی ہم کو نَجَف[۳] بُلوائیے
ہو کرم یا مُرتَضٰی مولیٰ علی مشکلکُشا

شَبَّر و شبِّیر کے بابا مجھے دیدار ہو
خواب میں اب آپکا مولیٰ علی مشکلکُشا

اشکبار آنکھیں عطا ہوں دل کی سختی دور ہو
دیجئے خوفِ خدا مولیٰ علی مشکلکُشا

مـــــــــــدینه

۱؎ شیر ۲؎ باربار حملہ کرنے والا۔ بھگانے والا۔ ۳؎ عراق کے اُس شہر کا نام جہاں مولیٰ علی کَرَّمَ اللّٰہُ وَجهَهُ الکریم کا مزارِ فائض الانوار ہے۔

ایک ذرّہ اپنی اُلفت کا عنایت کر مجھے
اپنا دیوانہ بنا مولیٰ علی مشکلکُشا

بھیک لینے کیلئے دربار میں منگتا ترا
لے کے کشکول آ گیا مولیٰ علی مشکلکُشا

کیوں پھروں در در بھلا خیرات لینے کیلئے
میں فقط منگتا ترا مولیٰ علی مشکلکُشا

نفسِ اَمّارہ[1] ہو مغلوب اور سدا ناکام ہو
وار ہر شیطان کا مولیٰ علی مشکلکُشا

بے سبب بخشش ہو میری یہ دعا فرمایئے
مصطَفٰے کا واسِطہ مولیٰ علی مشکلکُشا

کیجئے حق سے دعا ایمان پر ہو خاتمہ
خیر سے عطّار کا مولیٰ علی مشکلکُشا

مــــــــــــــــــــــــــــــــدینہ

[1] برائی پر ابھارنے والا نفس۔

در پہ جو تیرے آ گیا بغداد والے مُرشِد

(یہ کلام یکم ربیع الغوث ۱۴۳۲ھ کو موزوں کیا)

در پہ جو تیرے آ گیا بغداد والے مرشد
مَن کی مُرادیں پا گیا بغداد والے مرشد

لینے شفائے کامِلہ دربار میں یا پیر
بیمارِ عِصیاں آگیا بغداد والے مرشد

جو کوئی تِیرہ بخت[1] در پہ ہو گیا حاضِر
تقدیر کو چمکا گیا بغداد والے مرشد

دنیا کے جھنجھٹ سے نکل کے تیرے قدموں میں
جو آگیا سو پا گیا بغداد والے مرشد

جب بھی تڑپ کر کہہ دیا یا غوث المدد
اِمداد کو تُو آ گیا بغداد والے مرشد

[1] بدنصیب

جس نے لگایا زور سے یا غوث کا نعرہ

وہ دشمنوں پہ چھا گیا بغداد والے مرشد

وہ بِالیقیں ہے بامقدّر کہ جسے جلوہ

تُو خواب میں دِکھلا گیا بغداد والے مرشد

شیطاں سے ایماں ہو گیا محفوظ جو تیرے

ہے ''سلسلے'' میں آ گیا بغداد والے مرشد

کیوں ڈر مُریدوں کو ہو نَزْع و قبرو محشر کا

تو ''لا تَخَف'' فرما گیا بغداد والے مرشد

جلوہ دکھا دیجے مجھے کَلِمہ پڑھا دیجے

اب وقتِ رِحْلَت آ گیا بغداد والے مرشد

اے کاش! پھر آ کر کہے دربار میں عطّار

بغداد میں پھر آ گیا بغداد والے مرشد